

نہ بڑے گی۔ فطری حالات سے قطعاً مطابقت نہیں رکھتا۔ اُس وعدے سے شادی مرگ کیونکر ہو سکتی ہے، جس کے متعلق یقین ہو کہ اس کے پورا کرنے کی نوبت نہ آئے گی اور عاشق اس سے محفوظ ہو گا۔ غالب نے اس مصنوع کو طبعی صورت دے دی کہ محبوب نے وعدہ کیا اور عاشق نے یقیناً سمجھ لیا کہ یہ وعدہ پورا نہ ہو گا، لہذا وہ خوشی ہی نہ ہوئی، جس کی فراوانی عاشق کو مار سکتی تھی۔ پھر کمال یہ ہے کہ حقیقت بھی بطور اصول پیش نہیں کی، بلکہ متعجب ہو کر محبوب سے سوال کرتے ہیں کہ وعدے کا یقین ہوتا تو خود سوچ کر ہم زندہ رہ سکتے تھے؟ خوشی ہمیں ختم نہ کر دیتی؟

۳۔ شرح: محبوب سے خطاب ہے کہ تو سراپا نراکت ہے، تیرا جسم نازک، تیرا مزاج نازک، اس حالت میں جو پیمان باندھا جاتا، وہ بہر حال نازک اور کمزور ہی ہو سکتا تھا۔ اگر وہ پیمان مضبوط اور محکم ہوتا تو تجھ ایسا پیکر نراکت اسے ہرگز توڑ نہ سکتا۔

۴۔ لغات۔ تیرنمیکش: وہ تیر، جو کمان کو پورا نہیں، بلکہ آدھا کھینچ کر چھوڑا جائے۔ نشانہ جتنی دُور ہوتا، اسی لحاظ سے کمان کھینچ کر تیر پھینکتے۔ اگر نشانہ بہت قریب ہوتا تو کمان کھینچنے پر پورا زور صرف نہ کیا جاتا۔

خلش: کھٹک۔ چھن۔

شرح: اے محبوب! تو نے کمان آدھی کھینچ کر تیر پھینکا۔ وہ جگر میں پیوست ہو گیا۔ چونکہ اس پر زور کم صرف ہوا تھا۔ اس لیے جگر کو چھید کر باہر نہ نکل سکا، بیچ ہی میں اٹکا رہ گیا۔ اس کی خلش نے دل کو ایسا مزہ دیا کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ اگر پورے زور سے تیر پھینکا جاتا اور وہ جگر کو چھیدتا ہوا باہر نکل جاتا تو زخم ضرور ہو جاتا، مگر مسلسل کھٹک نہ ہوتی۔ عاشق کے لیے مزہ اس کھٹک ہی میں ہے۔ "کوئی میرے دل سے پوچھے" کا جملہ لذتِ خلش کی ایسی کیفیت واضح کر رہا ہے، جس کا کوئی اندازہ پیش نہیں کیا جاسکتا۔

۵۔ شرح: دوست کا کہنا کہ اس کا تمام دوست نصیحت کر رہے گئے